﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾

ڈاکٹر ذاکر نائیک

پر ایک نظر

جناب ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کون ہیں؟ کس مسلک سے تعلق رکھتے ہیں؟ کیا عالم دین ہیں؟ جناب ذاکر نائیک کے بارے میں ایک معلوماتی کتابچہ۔ مقلدین اور فقہ حنفیہ پر اعتراضات کے جوابات۔ تقلید کیا ہے؟ اور بہت کچھ؟ مطالعہ کیجئے......؟؟

تحریر حضرت علامہ مولانا ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی

معاون احمد رضا قادری سلطانپوری (نورالہدی اسلامک لائبریری)

تصدیق حضرت علامہ مولانا مناظرہ اہل سنت محمد جہانگیر نقشبندی

﴿...... رابطہ ......﴾

ای میل nusratulhaq@yahoo.com

(۱) علامہ جہانگیر نقشبدی۔مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ صدر کراچی (0345-2872729)

(۲) مکتبہ فیضان سنت دکان 28 لائق علی چوک واہ کینٹ ضلع راولپنڈی تحصیل ٹیکسلا۔

ظفر بکھروی

بسم اللہ الرحمن الرحیم. الصلوۃ السلام علیک یا رسول اللہ . اھدنا

الصراط المستقیم اما بعد!

آج ہمارے سامنے (کیبل) T V پر تھری پیس سوٹ میں ملبوس ایک صاحب بنام ''جناب ذاکر نائیک'' آتے ہیں جو کہ شروع شروع میں تو صرف غیر مذاہب سے گفتگو، بحث مباحثہ کرتے ان کے سوالات کے جواب دیتے تھے اور ابتداء میں ذاکر صاحب نے غیر جانبدارانہ انداز اختیار کیا ہوا تھا۔ مسلمانوں میں موجود مختلف مکاتب فکر کے بارے میں بحث ومباحثہ نہ کرتے تھے اور امت مسلمہ میں موجود اختلافات اور مسالک ومکاتب میں سے کسی کو بھی غلط، باطل وگمراہ نہ کہتے۔ ان کا یہ انداز قابل ستائش تھا اور بڑی خوشی ہوتی تھی کہ کوئی شخص غیر جانبدارزانہ اندار میں اپنے مخصوص انداز میں تبلیغ و دعوت کا کام کر رہا ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ ڈاکٹر صاحب اپنے اس انداز پر مستقل ثابت قدم نہ رہ پائے اور جلد ہی اپنا اصل ونیاء (غیر مقلدیت وہابیت کا) روپ اختیار کرلیا اور مسلک پرست پر اتر آئے ہیں۔ اور اب ذاکر صاحب آئے دن مختلف مکاتب فکر پر اعتراضات کرتے اور الزامات لگاتے نظر آتے ہیں۔ کبھی مقلدین کو تقلید کی وجہ سے بُرا بھلا کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تقلید کی وجہ سے اسلام کو نقصان پہنچا ہے تو کبھی عوام الناس کے اذہان میں یہ شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کررہے ہیں کہ آئمہ کرام تک مکمل احادیث نہیں پہنچی لہذا ان کے مسائل غلط ہوسکتے ہیں، کبھی تو کہتے ہیں اسلام میں فرقے حرام ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ میں پکا ''اہل صحیح اہلحدیث'' ہوں۔ کبھی تو کہتے ہیں کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی فرقے ہیں تو کبھی کہتے ہیں کہ میں خود عملی اعتبار سے حنفی شافعی وغیرہ ہوں۔ بلکہ یہاں تک کہتے ہیں کہ کسی مسلمان کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں حنفی شافعی وغیرہ ہوں لیکن ذاکر صاحب کہتے ہیں کہ کسی مسلمان کو جغرفیائی اعتبار سے ''ہندو'' کہنا صحیح ہے۔ (تو پھر مسلمان کو قادیان علاقے کی نسبت سے قادیانی

کہنا بھی جائز ہے؟) بحر حال میں بغیر کسی تعصب کے ذاکر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر آپ کی جو فیلڈ ہے یعنی غیر مسلموں سے بحث ومباحثہ وغیرہ صرف اسی میں آپ کو مہارت وعبور حاصل ہے لہذا وہی کام آپ کی ذات کے ساتھ جچتا ہے دین اسلام کے اندر جو مختلف مکاتب فکر موجود ہیں ان کے بارے میں ذاکر صاحب کی نالج وریسرچ بہت کم ہے لہذا اس پر بحث وگفتگو ایک جیئلی چھوڑ دینی چاہیے۔ کیونکہ غیر مسلموں سے بحث بہت آسان ہوتی ہے اس لئے کہ صرف ان کی کتب کی ظاہری عبارات ہی ہر لحاظ سے حجت ہوتیں ہیں ہیں جبکہ اسلام میں قرآن پاک اور احادیث کیلئے بہت ساری اقسام، اصول وضوابط ہیں جب تک ان کو نہ سمجھا جائے گا اس وقت تک اصل بات تک رسائی حاصل نہیں ہوسکتی۔ جیسا کہ قرآن پاک کی ہر آیت پر ہمارا ایمان ہے لیکن آیات کی بہت ساری اقسام ہیں بعض آیات منسوخ ہیں بعض متشابات ہیں وغیرھا۔ اسی قرآن پاک کی تفسیر کی اقسام ہیں جن پر عمل ضروری ہے ورنہ تفسیر بالرائے حرام اور جہنم میں لے جانے کا ذریعے ہے جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں حدیث موجود ہے۔ اسی طرح احادیث کی اقسام، اسماء الرجال، اصول حدیث اور بہت سارے ایسے اصول وضوابط ہیں جن کو فالو کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ اور ان تمام باتوں سے وہی شخص واقف ہوسکتا ہے جس نے باقاعدہ کسی مدرسہ یا اسلامی یونیورسٹی میں اسلامی تعلیم (عالم کورس، درس نظامی) کیا ہو اور جس شخص نے باقاعدہ دینی تعلیم حاصل نہ کی ہو وہ ہرگز ہرگز ان تمام باتوں سے باخوبی واقف نہیں ہوسکتا جسکی وجہ سے وہ غلط مسائل اور سخت غلط فہمیاں کا شکار ہو کر اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔

﴿ذاکر صاحب فاضل و عالم نہیں﴾

تو اب گزارش یہی ہے کہ ذاکر صاحب نے نہ تو باقاعدہ کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل کی

اور نہ ہی کسی اسلامی یونیورسٹی میں ۔جیسا کہ خود انہوں نے انیق احمد صاحب کے لیے گھا ایک انٹرویو میں اس بات کا اقرار کیا ہے ۔(ref#1: دیکھئے انٹرویو، دوبئی اسٹیڈیو ، پروگرام آغاز ۔1 V) بلکہ ذاکر صاحب نے میڈیکل کی تعلیم حاصل کی ہے اور MBBS کیا ہوا ہے ۔لہذا ایک ایسا شخص جس نے کتب درس نظامی اور کتب احادیث واصول اسماء الرجال، جرح وتعدیل کا مطالعہ ہی نہ کیا ہو وہ لازمی طور پر اسلامی مسائل میں اور پھر اختلافی موضوعات میں لازمی ٹھوکریں کھاتا پھرے گا ۔جیسا کہ ہم عرض کریں گے کہ ذاکر صاحب نے کہیں مسائل میں ٹھوکریں کھائی ہیں ۔

یہ بات ضروری نہیں؟

یہ بات ضروری نہیں کہ ایک شخص کو دیگر ادیان پر کافی علم، تحقیق وگرفت ہو تو اس کو دین اسلام کے تمام شعبات پر بھی مکمل عبور حاصل ہو ۔عوام الناس یہ سمجھ بیٹھی ہے کہ ذاکر نائیک صاحب جس طرح دوسرے مذاہب پر کافی عبور رکھتے ہیں تو اسلام پر بھی مکمل عبور رکھتے ہوں گے لہذا ذاکر صاحب نے جو مسئلہ بتادیا بس وہ بالکل صحیح ہی ہوگا ۔وہی شرعی حجت ہے انہوں نے جس حدیث کا حوالہ دے دیا بس اسی پر عمل کرنا ہے اور وہی صحیح حدیث ہے ۔لیکن قارئین کرام! یہ بات یاد رہے ہوسکتا ہے کہ ایک عالم دین بہت اچھی شیرین بیان تقریر کرسکتا ہے لیکن اچھا مناظر نہ ہو، ایک عالم دین اچھا مدرس ہو لیکن اچھا مصنف نہ ہو، ایک شخص کو اصول احادیث پر تو عبور حاصل ہو لیکن حافظ قرآن نہ ہو ۔ایک شخص حافظ قرآن، بہت بڑا قاری تو ہو لیکن عالم دین نہ ہو ۔

تو اب یہ سمجھنا کہ جناب ذاکر نائیک کو غیر مسلموں کی کتب اور ان کے ادیان پر بڑی اچھی گرفت ہے لہذا اسلام کے تمام شعبہ جات میں بھی بالکل ویسے ہی پرفیکٹ ہیں لہذا جو ذاکر نائیک صاحب نے مسئلہ بتادیا بس وہی صحیح ہے ۔یہ بات اور یہ سوچ بالکل غلط ہے ۔بلکہ خود ذاکر نائیک صاحب کا آئمہ کرام کے بارے میں بیان ہے کہ وہ کہتے

ہیں ”اگر تمہیں کوئی حدیث میرے قول کے خلاف ملے تو اسے دیوار پہ دے مارو“ (ref#2) لہذا جب بقول ذاکر صاحب کے آئمہ کرام جن کی خود ذاکر صاحب بہت تعظیم کرتے ہیں اور ان کو اہل علم میں شمار کرتے ہیں ان سے بھی غلطی ہو سکتی ہے تو پھر ایک MBBS شخص کے بتائے ہوئے مسائل کیوں غلط نہیں ہو سکتے؟ ڈاکٹر صاحب امام اعظم ابو حنیفہ [redacted] سے افضل تو نہیں۔ ذاکر صاحب محدثین و مفسرین کرام سے افضل تو نہیں۔ تو جب ان لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ آئمہ و محدثین سے بھی غلطیاں ہو سکتیں ہیں تو پھر خود ذاکر نائیک سے بھی غلطیاں ہو سکتیں ہیں اور ہم ابھی چند مسائل بیان کریں کے جس سے ذاکر صاحب کی چند غلطیاں و گمراہیاں اور غلط حوالہ جات سب کو معلوم ہو جائیں گے۔

﴿ڈاکٹر ذاکر نائیک کا مسلک؟﴾

شروع شروع میں تو ذاکر صاحب کی گفتگو سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کسی مخصوص مسلک یا مکاتب فکر سے تعلق نہیں رکھتے۔ لیکن اب ذاکر صاحب کی کھلے عام (اسلامی) اختلافی مسائل پر بحث اور دیگر مکاتب فکر کے طریقہ کار کو غلط و گمراہ کہنے کے واضح ثبوت رونما ہو چکے ہیں۔ اور خود انہوں نے اپنے بیان، سوالات و جوابات کی نشستوں اور انٹرویوز میں ایک طرف تو تقلید کی سخت مخالفت کی جس کی وجہ سے صاف ظاہر ہو گیا کہ یہ ”غیر مقلد“ ہیں اور دوسری طرف خود اقرار بھی کیا کہ ”میں اہل حدیث ہوں“۔ یہی وجہ ہے کہ ذاکر صاحب غیر مقلدین اہلحدیث مسلک کے مسائل و طریقہ کار پر عمل پیرا ہیں۔ جیسے تقلید کی مخالفت، نماز میں آمین اونچی کہنا، رفع یدین کرنا، فاتحہ خلف الامام، سینہ پہ ہاتھ باندھنا، تین طلاقین ایک طلاق بتانا وغیرھا۔ اسی طرح نہ یہ سنی بریلوی ہیں اور نہ دیوبندی اور شیعہ کیونکہ خود انہوں نے ان سب کی مخالفت کرتے ہوئے انہیں فرقے قرار دیا ہے۔ اور شیعہ کے بھی مخالفت ہے لہذا ان تمام سے

مخالفت اور غیر مقلدین سے لگاؤ اور ان کے اسٹیج پر جانا اس بات کی واضح علامت ہے کہ ذاکر صاحب غیر مقلدین اہلحدیث (وہابی) ہیں۔ اب آیئے چند اختلافی مسائل جو کے زاکر صاحب نے اپنی وہابیت کے پیش نظر بیان کیے ہیں ان کی ہلکی سی جھلک ملاحظہ کیجئے۔

﴿تقلید کے بارے میں خود ساختہ تعریف﴾

ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب سے سوال ہوا کہ" تقلید کے تعلق سے کیا فرمائیگے آپ ؟ (زاکر نائیک صاحب نے جواب دیا) تقلید کے معنی ..... تقلید لوگ کہتے ہیں آنکھ بند کر کے ماننا..... تقلید عربی لفظ سے آتا ہے مثال کے طور پر آپ کوئی جانور کو رسی دہ کر کھینچتے ہیں یعنی قلائدہ...... میں یہ کہتا ہوں کہ اگر کسی کو آپ تحقیق کر کے بھروسہ کرتے ہیں تو اس کی بات مانتے ہیں تو کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر وہ انسان جس کی آپ بات مانتے ہیں اس کے خلاف اگر کوئی ثبوت پیش کرتے ہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں اور پھر بھی آپ اس کی بات مانتے ہیں تو اس کہتے ہیں تقلید،صحیح تقلید۔...... (پھر کہتے ہیں) لیکن دوسرا شخص آکر کہتا ہے کہ جو عالم کے پاس آپ گے اس کا فتوی قرآن و حدیث کے خلاف ہے پھر بھی آپ وہ لے لیں کے وہ بڑا عالم ہے میں اس کی بات مانو گا حوالہ ماننے کے بعد ثبوت ملنے کے بعد قرآن حدیث کی روشنی میں۔ پھر بھی آپ اس عالم کی بات مانیں اسے کہتے ہیں "تقلید"۔ یہ کرنا میرے حساب سے غلط ہے۔ ﴿ ef#3: انٹرویو ووئی پروگرام آغاز V1﴾

جواب: ہم نے شروع میں ہی عرض کیا تھا کہ ذاکر نائیک صاحب کی ویگر مذاہب پر تو گرفت ہے لیکن اسلامی معلومات بہت کمزور ہے۔ بھلا ذاکر صاحب ایسی تقلید کون کرتا ہے؟ کون مسلمان ہے جو قرآن و فرمان نبوی [redacted] کے خلاف خود ساختہ مسائل پر عمل کرتا ہے؟ پھر کیا آئمہ کرام قرآن وحدیث کے خلاف مسائل بتاتے رہے ہیں؟ اگر

جواب ہاں میں ہے تو پھر آپ نے ان کے بارے میں یہ کیوں کہا ہے کہ وہ بہت بڑے عالم تھے میں ان کا ادب واحترام کرتا ہوں؟ کیا قرآن وحدیث کے خلاف مسائل بتانے والے قابلِ احترام ہوا کرتے ہیں؟ باقی جس تقلید (پیروی، اتباع) کی آپ بات کر رہے ہیں یعنی جو قرآن وحدیث کے خلاف ہو اس کو ہر مسلمان حرام جانتا ہے ۔ایسی تقلید کا کوئی بھی مقلد قائل نہیں ۔لیکن گزارش یہ ہے کہ آپ نے جو تعریف کر کے یہ بتانا چاہا کہ اسی کو صحیح تقلید کہتے ہیں جو قرآن وحدیث کے خلاف ہو ۔تو یہ آپ کی بہت بڑی غلطی ولاعلمی ہے ۔اوراسی طرح جانوروں کے گلے میں رسی کا ہار کا ذکر کر کے بھی غلط تاثر پیش کیا ہے ۔لیجئے جواب ملاحظہ کیجئے۔

☆ تقلید کا مادہ قلادۃ ہے یہ قلادۃ جب انسان کے گلے میں ہوتا ہے تو ہار کہلاتا ہے اور حیوان کے گلے میں ہو تو پٹہ کہلاتا ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما نے ”استعارت من اسمار ضی اللہ عنھقلادۃ“ حضرت اسماء رضی اللہ سے ہار مانگا تھا (اور پہنا) ﴿صحیح بخاری ج ۱/ ۴۸/ ۵۳۳ ۔صحیح مسلم ج ۱/ ۱۶۰﴾ نیز انہوں نے فرمایا کہ ”انسلت قلادۃ لی من عنقی فوقعت“ میرا ہار گردن سے سرک کر نیچے گر گیا ﴿مسند احمد جلد ۶/ ۲۷۲﴾ اور حضرت امام محمد اسماعیل بخاری نے باب القلائد الخ اور استعارۃ القلائد کے مستقل ابواب قائم کیے ہیں ۔لہذا جب یہ ”قلادۃ“ کسی انسان کیلئے استعمال کیا جائے گا تو ”ہار“ یا دیگر اچھے معنی پر معمور کیا جائے گا ۔لیکن وہابیوں غیر مقلدوں کی طرح ذاکر صاحب نے بھی بغض وعناد کی وجہ سے اسے جانوروں کا پٹا یا رسی ہی بتا کر مقلدین کا مزاق اڑانے کی کوشش کی۔

☆ مشہور لغوی علامہ قرشی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”تقلید ور گردن افگندن جمیل وغیر آن کے“ تقلید کا معنی کے گلے میں ہار وغیرہ ڈالنا ﴿صراح ۱۴۳﴾ اسی طرح الصاح للجوھری میں ہے کہ ”القلادۃ التی فی العنق و صنہ التقلید فی

الدین' یعنی گردن میں ہار وپٹا وغیرہ ڈالنا اسی سے تقلید فی الدین ہے۔﴿الصاح للجوھری﴾اسی طرح دیکھئے﴿لسان العرب جلد ۳ ص ۲۶۸ علامہ جمال الدین ابن منظور افریقی،نہایہ جلد ۴ صفحہ ۹۹ ابن اثیر،المفردات صفحہ ۴۱۱ علامہ حسین بن محمد راغب اصفہانی﴾

☆تقلید کے شرعی معنی:علامہ مولانا حسن سرہندی فرماتے ہیں "معنئ تقلید قبول کردن قول شخصے است بلا طلب دلیل' تقلید کا معنی ہے کسی شخص کے قول کو دلیل طلب کئے بغر قبول کرنا﴿الاصول الاربعہ ۱۱۵﴾امام غزالی فرماتے ہیں کہ"التقلید ھو قبول قول بلا حجتہ "یعنی کسی کے قول کو بلا حجت قبول کرنا تقلید ہے۔﴿کتاب المستصفی ۲/۳۸﴾التقلید العمل ل الغیر من غیر حجۃ"یعنی تقلید کا معنی ہے بلا دلیل (طلب کئے) کسی کے قول پر عمل کرنا۔﴿مسلم الثبوت﴾سی طرح حاشیہ حسامی باب متابعت رسول اللہ ﷺ صفحہ ۸۶،نورالانوار میں بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

☆تقلید کی دو اقسام ہیں(۱) **غیر شرعی تقلید** (۲) **شرعی تقلید**﴾:

غیر شرعی تقلید :غیر شرعی تقلید دنیاوی باتوں میں کسی کی پیروی کرنا جیسے طبیب لوگ بوعلی سینا،شاعر لوگ داغ یا میر۔نحوی صرفی حضرات سیبویہ اور خلیل کی۔تقلید غیر شرعی اگر شریعت کے خلاف ہے تو ناجائز وحرام ہے۔جیسا کہ پارہ ۱۵ الکہف ۲۸ رکوع ۱۶،پارہ ۷ المائدہ آیت ۱۰۴ رکوع ۴،پارہ ۲ البقرہ ۱۷۰ رکوع ۵ وغیرھا میں ممانعت آئی ہے۔اس قسم کی جتنی بھی آیات ہیں اس سے غیر شرعی اتباع یا پیروی یا تقلید کی ممانعت ہے۔

شرعی تقلید:ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمة الذین یستنبطونه منهم "اور اگر اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار لوگوں کی طرف رجوع کرتے تو ضرور ان سے اس کی حقیقت جان لیتے۔﴿النساء آیت ۸۳ رکوع ۸﴾ اسی طرح ایک اور آیت میں ہے کہ "اطیعوا اللہ و اطیعو االرسول واولی الامر منکم۔اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان کی جو ان کی جو تم میں حکومت والے ہیں۔﴿پارہ ۵ النساء آیت ۵۹﴾ مذکورہ بالا دونوں آیات مقدسہ میں اولی الامر سے مراد اہل علم و فقہ یعنی آئمہ مجتہدین ہیں۔جیسا کہ امام مجاہد ابن ابی یحیی حضرت ابن عبا،عطاء بن سائب اور امام حسن۔﴿تفسیر طبری ۴/ ۱۵۰۹۴ اجز ۴﴾ ابن جریر و ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور امام حاکم،حضرت عبد اللہ بن عباس،علامہ جلال الدین سیوطی،ابن عدی امام مجاہد ﴿تفسیر درمنثور﴾ تفسیر خازن جلد اول ۳۹۶ تفسیر صاوی جلد اول ۲۱۲،تفسیر روح المعانی حصہ ۵ ص ۶۵،تفسیر جمل جلد اول ۳۹۵،تفسیر کبیر حصہ ۱۰ ص ۱۴۴۔۱۵۰۔

(۳)یوم ندعوا کل انس بامامھم" جس دن ہر جماعت کو ہم انکے امام کے ساتھ بلائیں گے۔﴿پ ۱۵ بنی اسرائیل آیت ۷۱﴾ تفسیر روح البیان میں ہے امام دینی پیشوا ہے پس قیامت میں کہا جائے گا اے حنفی،اے شافعی الخ۔مندرجہ ذیل تفاسیر نے بھی امام کا معنی دینی پیشوا یا امام لیا ہے۔تفسیر مظہری ۵/ ۴۶۰۔ تفسیر روح المعانی جز ۱۵ ص ۱۲۰۔تفسیر صاوی ۲/ ۳۴۴۔تفسیر حسینی ۴۰۵۔تفسیر ضلال القرآن ۴ / ۲۱۱۔تفسیر بحر لمحیط ۶/ ۶۳تفسیر کشاف ۲/ ۶۸۲۔تفسیر درمنثور ۱۹۴۔تفسیر خازن ۳/ ۸۳۔تفسیر مدارک علی الخازن

۱۸۳/۳ .تفسیر کبیر جز ۱ ص ۱۷.. درالمختار ۱/۳۹ .میزان ۱/۵۰ .تفسیر طبری ۵/۸۶ .تفسیر قرطبی﴾

﴿نوٹ: یاد رہے کہ اصول دین، عقائد اور منصوص احکام میں نہ تو اجتہاد جائز ہے اور نہ صرف تقلید آئمہ کرام پر اکتفاء درست ہے تقلید صرف ان مسائل میں جائز ہے جن میں نصوص قرآن، حدیث اور اقوال صحابہ کرام سے صراحۃً روشنی نہ پڑتی ہو۔ مزید تفصیل کیلئے علامہ ساجد صاحب کی کتاب ''تقلید'' نور الھدی اسلامک لائبریری واہ کینٹ یا علماء دیوبند کے مولوی سرفراز صفدر کی کتاب ''الکلام المفید فی اثبات التقلید'' مکتبہ صفدریہ کا مطالعہ کیجئے۔﴾

﴿تقلید کی وجہ سے اسلام کو نقصان ہوا؟﴾

ذاکر صاحب سے سوال ہوا کہ ''اس وقت پورا عالم اسلام کی اکثریت مقلدانہ ذہنیت کے ساتھ رواں دواں ہے آپ یہ بتائیں کہ اس مقلدانہ ذہنیت نے اسلام کو فائدہ پہنچایا ہے یا نقصان؟ (ذاکر صاحب نے جواب دیا) نقصان پہنچایا ہے۔ ﴿ref#3 پروگرام آغاز، انٹرویو دوبئی V1﴾

جواب: اس بیان میں ذاکر صاحب نے یہ حقیقت باخوشی قبول کی کہ پورے عالم اسلام (یعنی امت مسلمہ) کی اکثریت مقلد ہیں۔ الحمدللہ عزوجل۔ لہٰذا امت مسلمہ کی اکثریت کو گمراہ اور فسادی (نقصان دہ) بتانا بھی حدیث نبوی [redacted] کے خلاف ہے کیونکہ نبی پاک [redacted] نے ارشاد فرمایا کہ ''میری امت (کی اکثریت) کبھی بھی گمراہی پر متفق نہ ہوگی'' ﴿مشکوۃ باب الاعتصام﴾۔

اب یہ کہنا کہ اس کی وجہ سے اسلام کو نقصان پہنچایا ہے صرف بغض وعناد پر مبنی ہے اور ذاکر صاحب کی ذاتی رائے ہے۔ چند ایک جزئیات کی بنائے پر کل پر حکم لگانا سخت غلطی ہے۔ ورنہ ذاکر صاحب تو غیر مسلموں سے بحث ومباحثہ کرتے رہتے ہیں تو کل

کوئی غیر مسلم یہ کہہ دے کہ دیکھو اسلام باطل دین ہے (معاذ اللہ) کیونکہ اس کے ماننے والوں نے آپس میں خوب لڑائیاں کیں جیسے حضرت علی [redacted] حضرت عائشہ صدیقہ [redacted] ور حضرت امیر معاویہ [redacted] کے آپس کے اختلافات اور کثیر التعداد مسلمانوں کا خون ایک دوسرے کے ہاتھوں سے ہوا سب جانتے ہیں۔ تو اب ان واقعات کی بناء پر اسلام کو ہی معاذ اللہ باطل نہ قرار دیا جائے گا تو بالکل اسی طرح اگر کہیں مقلدین میں اختلافات ہوئے تو ان کی وجہ سے تقلید ہی کو ناجائز و نقصان دہ نہیں کہا جا سکتا۔

﴿ڈاکٹر صاحب کی غلط فہمی﴾

ا ذاکر صاحب نے اپنے کہیں بیانات میں کہا کہ آئمہ فرماتے ہیں "کوئی صحیح حدیث ثابت ہو جائے تو وہ ہی میرا مذہب ہے" اور اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ "اگر تمہیں کوئی حدیث میرے قول کے خلاف ملے تو اسے دیوار پر دے مارو" جناب زاکر صاحب نے بھی اپنے بعض بیانات میں ان کی طرف اشارہ کیا۔ ﴿ref#3 پروگرام آغاز، انٹرویو ووئی V1﴾ اور ﴿ref#4﴾۔

جواب: غیر مقلدین حضرات امام صاحب [redacted] کے اس قول کا من مانی مطلب لیتے ہیں حالانکہ امام صاحب کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی صحیح حدیث ثابت ہوئی تو وہ میرا مذہب بنی اور میرا ہر قول (مسئلہ) حدیث کے مطابق ہے یعنی ہر مسئلہ اور ہر حدیث میں میں نے بہت جرح، قدح اور تحقیق کی ہے تب اسے اختیار کیا۔ مزید تفصیل "مقدمہ شامی صح عن الامام از صح الحدیث مذہبی" کا مطالعہ کیجئے۔

لہذا آج کل جو لوگ چار احادیث کی کتب پڑھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ امام صاحب نے فلاں مسئلہ حدیث کے خلاف بتایا ہے اور حدیث میں تو یہ ہے لہذا اس پر عمل کرنا چاہیے ایسے لوگ سخت خطاء کا شکار ہیں کیونکہ آج کے مولوی حضرات کہاں اور امام اعظم ابو

حنیفہ [redacted] کی علمی وسعت و مقام کہاں؟ ہم فخر کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ امام صاحب [redacted] نے جو مسئلہ بیان فرمایا ہے وہ حدیث نبوی [redacted] کے تحت ہی بیان فرمایا ہے۔

لیکن جیسا کہ ذاکر صاحب نے مغالطہ کھایا ہے کہ امام صاحب کا قول ہے کہ نماز میں آمین آہستہ کہیں، رفع یدین نہ کریں اور اسی طرح فاتحہ خلف الامام، سینہ پر ہاتھ نہ باندھنے بلکہ ناف کے نیچے باندھنے کے بارے میں ذاکر صاحب یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ یہ امام صاحب کے محض اقوال ہیں کوئی دلیل حدیث سے موجود نہیں ﴿مجموعی اعتراض کا خلاصہ﴾ لیکن یہ ذاکر صاحب کی لاعلمی ہے کیونکہ ان سب مسائل پر دلائل صحیح احادیث سے موجود ہیں جیسا کہ ہم ابھی بیان بھی کریں گے۔ لہذا امام صاحب کی دلیل جانے بغیر خود یہ کہہ دینا دیکھو فلاں حدیث میں یہ حکم ہے لہذا قول امام کو ترک کر کے اس پر عمل کیا جائے۔ یہ بے انصافی ہے کیونکہ امام صاحب کی دلیل حدیث سے موجود ہے لہذا جب امام صاحب خود حدیث کی روشنی میں عمل بتا رہے ہیں تو پھر ان کا قول مخالف حدیث ہرگز نہ ہوا۔

آج کل غیر مقلدین کا یہی وطیرہ ہے کہ وہ ایک حدیث کے ظاہری الفاظ دیکھ لیں گے اور فورا کہہ دیں گے کہ آئمہ مخالف حدیث تھے۔ حالانکہ دیگر مسائل کا اسے علم تک نہ ہو گا بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ حدیث تو موجود ہوتی ہے لیکن اس کو قبول نہیں کیا جا سکتا ۔علامہ محمد بن ابراہیم الوزیر الیمانی لکھتے ہیں کہ "بلا شبہ حضرت امام شافعی کئی احادیث کو دیکھا اور جان کر ان کے ظاہر پر عمل ترک کر دیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک ان احادیث پر طعن یا ان کی نسخ یا ان کی تاویل یا اس کی مانند اور اعذار پر دلائل ہو چکے ہیں۔﴿الروض الباسم جلد ۱ ص ۱۰۷﴾

جو سطحی قسم کا آدمی اُن دلائل سے واقف نہیں ہوگا تو وہ یقیناً امام شافعی اور دیگر آئمہ کرام پر تارک حدیث ہونے کا طعن کرے گا۔ کیونکہ وہ دیگر اصول و شرائط سے واقف نہیں

ہوتا۔ یہی اس کی جہالت ہوتی ہے۔علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ موطا امام مالک میں ستر(۷۰) سے زائداحادیث ایسی ہیں جن پر خود حضرت امام مالک [redacted] نے عمل نہیں کیا۔﴿مقدمہ فیض الباری ۵۸﴾تو معلوم ہوا کہ بعض اوقات ہمیں حدیث تو معلوم ہوتی ہے لیکن شرائط واصول کے پیش نظر اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔

بحر حال گفتگو طول پکڑ گئی ہے ہم اپنی بات کو سمیٹے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی میں ہمت ہے تو وہ بتائے کہ ان مسائل میں امام صاحب [redacted] نے محض زاتی رائے سے کام لیا اور فلاں حدیث صحیح میں یہ حکم ہے تو پھر اعتراض قابل قبول ہے لیکن ذاکر صاحب کے علم کے لئے عرض ہے کہ امام ابو محمد علی بن احمد۔ ابن حزم الظاہری نے ''اس بات پر (علماء کا)اجماع نقل کیا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ [redacted] کے نزدیک ضعیف حدیث بھی رائے اور قیاس سے بہتر ہے جب کہ اس باب میں اس کے سوا اور کوئی دلیل ان کو نہ ملتی۔﴿دلیل الطالب علی راجح المطالب ۸۸۷ نواب صدیق حسن خان﴾تو جب امام اعظیم ابوحنیفہ [redacted] اپنے قول کے مقابلہ میں ضعیف حدیث کو بھی حجت اور قابل عمل تسلیم کرتے ہیں تو پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ دیگر مسائل میں صحیح احادیث کی مخالفت کریں؟ حالانکہ امام اعظیم [redacted] نے حدیث کی تحقیق، جرح وقدح کیلئے سخت کڑی شرائط لگائی ہیں چنانچہ امام جلال الدین سیوطی [redacted] حدیث کی صحت کے بارے میں امام صاحب کی بعض شرطیں نقل کرکے لکھا ہے''وھذا مذھب شدید الخ''یہ(شرائط)سخت مذہب ہے۔﴿تدریب الراوی ۱۶۰﴾تو جب تحقیق و قبول حدیث کے بارے میں اتنی سخت شرائط تھیں تو پھر کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ احادیث جن کو بنیا دبنا کر امام صاحب [redacted] نے مسائل بتلائیں ہیں وہ ضعیف وموضوع ہوں؟

بحر حال معلوم ہوا کہ امام صاحب [redacted] نے بڑی سخت شرائط کے ساتھ حدیث مبارکہ کی خوب تحقیق کرکے اسے قبول کیا اسی لئے بطور چیلنج فرمایا کہ اگر تمیں میرے قول کے

خلاف کوئی حدیث ملے تو اسے دیوار پر دے مارو' یعنی یہاں دعوٰی کر رہے ہیں کہ ہمیں نے نہایت سختی سے حدیث نبوی ■ پر عمل کیا ہے لہٰذا میرا قول بالکل حدیث نبوی ■ کے مطابق ہے۔ لیکن ذاکر صاحب اور اپنے کے دیگر ساتھی اس کو کسی اور ہی روپ میں پیش کرتے ہیں۔ یہ ان کی سخت غلط فہمی اور لاعلمی کا نتیجہ ہے۔

﴿آئمہ کرام کے پاس ساری معلوم نہ تھیں﴾

ذاکر صاحب کہتے ہیں کہ آئمہ کرام کے پاس ساری معلومات نہ تھیں کیونکہ اس وقت احادیث کا مجموعہ جس طرح آج مجموعہ ہے اس طرح اس زمانے میں نہ تھا لہٰذا انہوں نے اپنی معلومات کے مطابق فتاوی دیا ﴿ref#3 مفہوم انٹرویو دوبئی پروگرام آغاز V1﴾

جواب: جناب ذاکر صاحب یہ تو بار بار کہتے ہیں کہ احادیث موجود نہ تھیں لہٰذا انہوں نے اپنی معلومات کے مطابق فتوٰی دیا۔ لیکن یہ محض بہتان والزام بازی ہے کیونکہ یہ جتنے بھی مسائل ڈاکٹر صاحب نے بیان کیے ہیں ان سب کا ثبوت احادیث نبوی ■ اور ارشادات صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب میں ہمت ہے تو یہ بتائیں کہ ان مسائل کے تحت کوئی ایک حدیث فقہ حنفی نے بیان نہ کی ہو اور بتائیں کہ انہوں نے فلاں مسئلہ بیان فرمایا ہے وہ حدیث کے خلاف ہے؟ یا یہ تو بتائیں کہ فلاں حدیث امام اعظم ابو حنیفہ تک نہیں پہنچی اور انہوں نے مسئلہ اس کے برعکس ذاتی رائے سے دیا ہے۔ آپ فقہ کا کوئی بھی مسئلہ اٹھا کر دیکھ لیجیے اس کی دلیل اس مسئلہ کی نوعیت کے مطابق قرآن یا حدیث سے موجود ہوگی۔ باقی آمین، فاتحہ خلف الامام، تین طلاقیں، رفع یدین کے بارے میں جو موافق فقہ حنفی کا ہے ان سب پہ دلائل موجود ہیں اگر ڈاکٹر صاحب میں ہمت ہے تو ہم نے آخر میں چیلنج کیا ہے ڈاکٹر صاحب اس کو قبول کر کے ان تمام مسائل پر قرآن و حدیث کی روشنی میں ہم علمائے اہل سنت سے مناظرہ کر

پس پتہ چل جائے گا کہ ڈاکٹر صاحب سچے ہیں یا کہ فقہ حنفی؟

پھر دوسری بات یہ ہے کہ آج جو غیر مقلدین اور ڈاکٹر صاحب یہ مذکورہ اعتراض کرتے ہیں تو ہم ان سے کہتے ہیں کہ بے شک آج احادیث کی بے شمار کتب جمع ہو چکی ہیں لیکن کیا غیر مقلدین میں کوئی ایک ایسا عالم موجود ہے جو ان تمام کی تمام چھوٹی بڑی کتب احادیث کی کل کی کل احادیث کو جانتا ہو؟ تمام کی تمام تر کتب کی احادیث پر تحقیق کسی ایک عالم غیر مقلد کی ہے؟ سب کی سب احادیث یاد تو بہت دور کی بات، پڑھنا بھی بہت دور کی بات کوئی ایک غیر مقلد عالم ہمیں بتا دیں جس کے پاس تمام کتب احادیث (جس جس چھوٹی بڑی کتاب کا ذکر محدثین و مفسرین کرام، علماء و اکابرین دین اور مورخین حضرات نے کیا ہے وہ سب کسی ایک غیر مقلد عالم کے پاس) موجود ہوں؟ ہرگز ایسا نہیں کیونکہ بعض کتابیں ایسی نایاب ہیں جن کا ذکر تو موجود ہیں مگر ملتی ہی نہیں بعض کے اصل مسودے کسی نے کسی لائبریری میں ہی موجود ہیں لیکن ابھی تک شائع بھی نہیں ہوئے۔ تو پھر تمام کی تمام احادیث تو غیر مقلدین تک بھی نہیں پہنچی لہذا یہ بات بھی ممکن ہے کہ جو مسئلہ غیر مقلدین بتاتے پھرتے ہیں وہ ان قدیم و پرانے نسخوں میں صحیح حدیث سے کسی اور طرح ثابت ہو۔ لہذا اگر بالفرض آئمہ کرام تک مکمل احادیث نہ پہنچی تھیں تو آج غیر مقلدین تک بھی تمام کی تمام چھوٹی بڑی کتب احادیث کی کل احادیث نہ پہنچی اور کل کا مطالعہ ثابت و ممکن نہیں۔ لہذا یہاں بھی اپنے اس خود ساختہ اصول پر عمل کرتے ہوئے کوئی فتویٰ دینے کے بعد لکھ دیا کرو کہ ہو سکتا ہے کہ کسی اور کتاب کی حدیث میں کسی اور صحیح حدیث سے اس مسئلہ کی نوعیت مختلف ہو لہذا یہ فتاویٰ حتمی و یقینی نہیں ہے۔

تو جس طرح آج غیر مقلدین کا کل احادیث نبوی ■ کا مطالعہ ثابت نہیں بلکہ محض صحاح ستہ اور چند کتب کا دعویٰ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے کل مسائل ان سے ثابت

ہیں تو بالکل اسی طرح اگر بالفرض آئمہ کرام کے بارے میں یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ مکمل احادیث ان تک نہیں پہنچی تب بھی کوئی اعتراض نہیں کیونکہ جو جو مسائل انہوں نے بیان فرمائے ہیں وہ احادیث پڑھنے کے بعد، حدیث سے ثبوت مل جانے کے بعد ارشاد فرمائیں ہیں جیسا کہ جن جن مسائل (آمین، فاتحہ خلف الامام وغیرھا) کو ڈاکٹر صاحب نے ابو حنیفہ کے اقوال کہا ان کا ثبوت ہم نے احادیث سے پیش کر دیا تو بالکل اسی طرح باقی تمام مسائل بھی احادیث سے ثابت ہیں۔ ڈاکٹر ہمارے چیلنج کو قبول کریں اور سامنے آکر اعتراض کریں تو دیکھیں کیسا منہ توڑ جواب فقہ حنفی کی طرف سے اسلامی دلائل کے مطابق ہوگا۔

﴿ذاکر صاحب کا اعتراض﴾

ذاکر صاحب کہتے ہیں کہ "آئمہ کا ذکر ہی نہیں قرآن وحدیث میں۔ ﴿ref#3 مفہوم انٹرویو دوبئی پروگرام آغاز V1﴾۔

جـــــواب: ہم تقلید کے جائز ہونے پر اس سے قبل حوالہ جات بیان کر چکے ہیں جسمیں "اولالامر" "الذکر" یعنی دینی پیشوائے آئمہ حضرات ہی کا تذکرہ ہے۔ تفصیل پیچھے دیکھی جا سکتی ہے۔ یہاں ہم ڈاکٹر صاحب سے سوال کرتے ہیں کہ اگر ائمہ کرام کا ذکر نہیں تو پروفیسر، ڈاکٹر، فاضل، اھل صحیح حدیث، جمعیت اہلحدیث وغیرھا کا کہاں ذکر ہے؟ اور پھر ڈاکٹر صاحب آپ کو ہر کوئی ڈاکٹر کہتا ہے اس کا ذکر قرآن وحدیث میں کہاں ہے؟ کھلے عام لوگ آپ کے روبرو آپ کو ڈاکٹر صاحب ڈاکٹر صاحب کہہ کہہ کر پکارا جاتا ہے لیکن آپ نے کبھی نہیں کہا کہ ڈاکٹر کا ثبوت قرآن وحدیث میں نہیں۔ کیا مقلدین کیلئے کوئی اور انصاف کا ترازو ہے اور آپ کا اپنے لئے کوئی اور؟

﴿حنفی شافعی مالکی حنبلی فرقے ھیں؟﴾

ڈاکٹر ذاکر صاحب اپنی کتاب میں ایک آیت لکھ کر کہتے ہیں کہ "اس آیت سے معلوم

ہوا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمان کو ایسے لوگوں سے علیحدہ رہنا چاہیے جنہوں نے دین کو فرقوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔لیکن جب کسی مسلمان سے کوئی پوچھتا ہے کہ تم کون ہو؟ تو عام طور پر یہی جواب دیا جاتا ہے کہ میں سنی ہوں یا میں شیعہ ہوں کچھ اپنے آپ کو حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کہتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ میں دیوبندی ہوں اور کوئی کہتا ہے کہ میں بریلوی ہوں ۔۔۔۔۔۔اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے تو جب اس سے پوچھا جائے کہ تم کون ہو تو اسے کہنا چاہیے میں مسلمان ہوں حنفی اور شافعی وغیرہ کہنا نہیں چاہیے ﴿اسلام پر 40 اعتراضات کے عقلی ونقلی جواب صفحہ ۱۲۲،۱۲۳ دارالسلام﴾

جواب : دیکھیے یہ وہی ڈاکٹر ذاکر صاحب ہیں جو چند ماہ قبل محض غیر جانبدارانہ گفتگو کرتے تھے اور کسی مکاتب فکر کو بُرا بھلا نہ کہتے تھے مسلک پرستی پر گفتگو نہیں کرتے تھے لیکن کہتے ہیں کہ دل کا غبار ایک نہ ایک دن ضرور زبان پر آ ہی جاتا ہے۔لہذا بیچارے ڈاکٹر صاحب کب تک اس بغض وعناد کے غبار کو اکیلا اپنے دل میں چھپائے رہتے۔ آخر ان کے سینہ میں جو غیر مقلدیت کی مسلک پرستی کا زہر تھا وہ اگلنا تو تھا ہی۔اس لئے وہ حنفی شافعی ملکی حنبلی کو فرقوں میں تقسیم کر رہے ہیں اور ان کے گمراہ اور ان کا تعلق نبی پاک [redacted] سے خارج کرتے ہوئے سورۃ الانعام ۶/۱۵۹ کو بطور دلیل بھی پیش کیا کہ" (اے نبی!) بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو فرقوں میں تقسیم کیا اور وہ گروہوں میں بٹ گے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں"۔(نوٹ:باقی سنی بریلوی ،دیوبندی،شیعہ کا جواب دوسرے حصہ میں آجائے گا)۔

تو ذاکر صاحب کے نزدیک ان سب کا تعلق نبی [redacted] سے نہ رہا۔اب ہم پوچھتے ہیں کہ اس آیت کے تحت جن کا تعلق نبی پاک [redacted] سے نہ رہا کیا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں کہ نہیں؟ کیا وہ گمراہ و بے دین ہیں کہ نہیں؟ دیکھیے ذاکر صاحب کس طرح فرقہ پرستی کو

ہو او ے رہے ہیں حنفیوں شافعوں وغیرھما مسالک پر صدیوں سے مسلمانوں کا عمل ہے لیکن ذاکر صاحب ان سب کو نبی پاک ■ سے لاتعلق اور فرقے بتا رہے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ۔

☆ مزید کسی علمی جواب کی بجائے ہم ذاکر صاحب کی زبان سے ہی اس اعتراض کا جواب دیتے ہیں ذاکر صاحب خود کہتے ہیں کہ "تو اسی لئے میں کہتا ہوں کہ میں سو فیصد حنفی ہوں" ﴿ref#3 مفہوم انٹرویو دوبئی پروگرام آغاز V1﴾۔ ☆ مجھ سے جب کوئی پوچھتا ہے کہ آپ کیا ہیں تو میں کہتا ہوں مسلم ہوں عملی طور پر میں پکا حنفی ہوں پکا شافعی ہوں پکا حنبلی ہوں پکا مالکی ہوں پکا اہلحدیث میں چاروں آئمہ کی عزت کرتا ہوں ﴿ref#4 پیر وا گرام جلسہ جمعیت اہلحدیث گلبرگہ﴾

اب ایک طرف تو ذاکر صاحب قرآن پاک کی آیت سے استدلال کرتے ہوئے حنفی، شافعی وغیرھما کو فرقے بتا رہے ہیں اور مصطفیٰ کریم ■ سے لاتعلق ثابت کر رہے ہیں لیکن دوسری طرف کہتے ہیں کہ میں عملی طور پر پکا حنفی، شافعی، حنبلی مالکی ، اہلحدیث ہوں۔ اب اگر بقول ذاکر صاحب کے یہ فرقہ ہیں گمراہ ہیں اور ان کا تعلق نبی کریم ■ سے نہیں ہے تو خود ذاکر صاحب نے اپنے آپ کو ان میں تسلیم کر کے گمراہ کہا کہ نہیں؟ اور خود بھی وہ فرقہ بندی کا شکار اور فرقہ پرست ہوئے کہ نہیں؟

☆ دوسری بات یہ ہے کہ کوئی جاہل سے جاہل مسلمان بھی یہ نہیں کہتا کہ میں دینی اعتبار سے حنفی، شافعی، وغیرھما ہوں بلکہ تقلید (جو غیر منصوص مسائل میں کی جاتی ہے جس پر گفتگو پہلے ہو چکی) اتباع (عملی) حساب سے حنفی شافعی حنبلی کہا جاتا ہے اور خود ذاکر صاحب نے اس حقیقت کو قبول کیا ہے کہ عملی طور پر حنفی شافعی کہنا جائز ہے جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

☆ ذاکر صاحب خود کہتے ہیں کہ "میں کہتا ہوں کے میں سب احادیث پر عمل نہیں کرتا

ہوں صرف صحیح حدیث پر عمل کرتا ہوں میں اپنے آپ کو"اہل صحیح حدیث" کہتا ہوں حدیث ضعیف بھی ہے موضوع بھی ہے......لیکن اگر میں اپنے آپ کو کہوں گا تو میں کہوں گا کہ میں اہل صحیح حدیث ہوں کیونکہ میں پکا قرآن و صحیح حدیث پر عمل کرتا ہوں......لقب میں اپنے آپ کو مسلم دیتا ہوں اور کون سا بھی نہیں، عملی طور پر میں پکا حنفی ہوں، پکا شافعی ہوں، پکا مالکی اور پکا حنبلی، پکا اہلحدیث ﴿ref#5پیروگرام جلسہ جمیعت اہلحدیث گلبر گہ﴾

اب ہم ذاکر صاحب سے سوال کرتے ہیں کہ قرآن و صحیح حدیث میں کہاں یہ حکم ہے کہ لقب اپنے آپ کو مسلم دو اور عملی طور پر پکا حنفی، شافعی یا اہلحدیث کہو؟ ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین۔

دوسرا کون سے آیت و صحیح حدیث میں آیا ہے کہ اپنے آپ کو"اہل صحیح حدیث" کہو؟ مقلدین سے عوام الناس کو بدظن کرنے کیلئے تو بار بار ذاکر صاحب کہتے ہیں کہ ان سے پوچھو تمھارا برھان (دلیل) کیا ہے لیکن اسی انصاف اور اصول کے پیش نظر ذاکر صاحب بھی ہمیں کوئی ایک آیت یا اپنے اصول کے مطابق صحیح حدیث دیکھا دیں جس میں یہ تقسیم موجود ہو کہ لقب کے اعتبار سے مسلمان کہو اور عملی اعتبار سے اہل صحیح اہلحدیث کہوں؟ یہی ڈاکٹر صاحب کے خود ساختہ اصول اور اسلام میں من مانی حجت بازی ہے جب مقلدین سے بدظن کرنا ہو تو آیت سے استدلال اور خود ساختہ اصول لیکن جب وہی بات اپنے لئے صحیح ثابت کرنی ہو تو اسی آیت کی سو سو تاویلات اور سو سو خود ساختہ اصول بنا کر صحیح ثابت کر دیا جاتا ہے۔

﴿-----☆مبارک باد☆-----﴾

تمام غیر مقلدین اہلحدیث بالخصوص جمیعت اہل حدیث گلبر گہ جن کے اسٹیج پر ڈاکٹر ذاکر نائیک خطاب کر رہے تھے ان سب کو مبارک ہو کہ اہلحدیث کا ایک نیا فرقہ

''اہل صحیح حدیث'' بھی وجود میں آ گیا ہے۔اب سوال تو یہ کہ نبی پاک [redacted] نے اپنے آپ کو''اہل صحیح حدیث'' کہا تھا؟ کیا حضرت ابو بکر،حضرت عثمان،حضرت عمر،اور حضرت علی (علیہم الرضوان) نے اپنے آپ کو''اہل صحیح حدیث'' کہا تھا؟ کسی ایک صحابی [redacted] نے اپنے آپ کو''اہل صحیح حدیث'' کہا تھا؟ چلو کسی تابعی [redacted] نے اپنے آپ کو''اہل صحیح حدیث'' کہا تھا۔اگر کہا تھا برھان پیش کرو ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین۔اگر نہ پیش کر سکے تو اس فرقہ پرستی سے باز آؤ۔

﴿احادیث کا انکار کیوں؟﴾

ذاکر صاحب نے صرف صحیح حدیث پر عمل کے پیش نظر ہی''اہل صحیح حدیث'' کہا ہے تو پھر صحیح لغیرہ،حسن اور حسن لغیرہ وغیرھما کے بارے میں جو اصول وشرائط اوران کو قبول کرنے کے بارے میں جو ارشادات موجود ہیں ان سب کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا وہ سب باطل ومردود وفضول نہ ٹھہرے؟ اوران کے حجت ہونے کا انکار نہ کیا گیا؟ کیا ان سب کو یک لخت رد کر دیا جائے گا؟ کیا ان سب اقسام کا رد کر کے انکار حدیث اور منکر حدیث کی تعلیمات کی اشاعت نہیں کی جارہی؟ آخر ان احادیث کا انکار کیوں کیا جارہا ہے؟ ان سب باتوں کی وجہ نام نہاد ڈاکٹری وپروفیسری ہے جو خود بھی انکار حدیث کا دروازہ کھول رہے ہیں اور دیگر مسلمانوں کو بھی انکار حدیث کی تعلیم دیکر گمراہ کر رہے ہیں۔کاش کے ڈاکٹر صاحب کچھ پڑھ لیتے تو ایسی بے اصولی گفتگو ہرگز ہرگز نہ کرتے جو عوام الناس کیلئے مزید گمراہی کا سبب بن رہی ہے۔

﴿حدیث 73 فرقے اور ذاکر صاحب کی جہالت﴾

ڈاکٹر صاحب نے اس حدیث کے تحت جو من مانی گفتگو وراپنی جہالت کا سخت مظاہرہ کیا اس تفصیلی گفتگو تو دوسرے حصے میں پیش کی جائے گی فی الحال ڈاکٹر صاحب کی ایک بات کا جواب عرض ہے،ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ'' جمعیت اہلحدیث ایک ادارہ

کا نام ہے تو ادارہ کے حساب سے (یہ نام) جائز ہے۔لیکن اگر یہ کہوں گا کہ جمعیت اہلحدیث والے ہی جنت میں جائیں گے یا میں IRf اسلامک ریسرچ فاونڈیشن سے تعلق رکھتا ہوں آپ اسلامک ریسرچ فاونڈیشن سے تعلق رکھئے گے تو ہی جنت میں جائیں گے تو problem ہے...... اگر کوئی یہ سمجھے میں تبلیغی ہوں اچھا مسلمان ہوں میں جنت میں جاؤ گا تو پرابلم ہے قرآن میں کوئی ایسی آیت نہیں لکھی ہے کہ تبلیغ جماعت والے جنت میں جائیں گے یا IRF والے جنت مین جائیں گے بلکہ وہ جنت میں جائیں گے جو مسلمان ہیں" ﴿ref#6 جلسہ جمعیت اہلحدیث گلبر گہ﴾

جــواب: دیکھئے ڈاکٹر صاحب کس طرح مسلمانوں کے اذہان خراب کر رہے ہیں ڈاکٹر صاحب کی یہ بات تو صحیح ہے کہ قرآن میں تبلیغ جماعت یا جمعت اہل حدیث کے بارے میں یہ نہیں لکھا کہ یہی جنت میں جائینگے لیکن ڈاکر صاحب کا یہ اصول بالکل غلط ہے کہ کسی کو یہ نہیں کہنا چاہیے "میں اچھا مسلمان ہوں میں جنت میں جاؤ گا" یا "میری جماعت (ادارہ بھی جماعت کی ترجمانی کرتا ہو) ہی جنت میں جائے گی" ۔ کیونکہ جب تک کوئی مسلمان اپنے آپ کو حق پر تسلیم ہی نہیں کرے گا تو اس کا صحیح ہونا کیسے ثابت ہو سکتا ہے؟ جب اس کو خود ہی یقین نہیں کہ اسلام کے ماننے والے ہم ہی سچے مسلمان اہل حق اور اس کی پیروی کے نتیجے میں اہل جنت ہیں تو پھر وہ غیر مسلموں اور دوسرے گمراہ فرقوں کو کیسے دعوت دے گا؟ جب تک اس کو یہ یقین ہی نہیں ہوگا کہ ہم ہی اہل حق اور اہل جنت ہیں تو وہ حق و باطل میں کیسے امتیاز کرے گا؟ تو جیسے مسلمانوں کا دین اسلام کو دوسرے مذاہب سے حق جاننا ضروری ہے اور یہ یقین رکھنا ضروری ہے کہ صرف مسلمان ہی جنت میں جائیں گے تو اسی طرح ہر فرقہ کا بھی اپنے حق پر ہونا تسلیم کرنا ضروری بات ہے کیونکہ جب تک وہ خود کو اہل حق (اہل جنت) نہ مانے گا وہ کس طرح اس فرقے یا جماعت سے تعلق رکھے گا؟

ہم سوال کرتے ہیں کہ جو لوگ اہلحدیث ہیں وہ اپنے آپ کو اہل حق اور صحابہ کرام کی جماعت سمجھتے ہیں کہ نہیں؟ اور یہ یقیناً رکھتے ہیں کہ نہیں کہ صرف وہی (اہلحدیث مسلک والے) جنت میں جائیں گے باقی سب گمراہ ہیں؟ یقیناً اس بات پر یقین رکھنے کی وجہ سے ہی وہ اہلحدیث ہیں ورنہ وہ قادیانی بھی ہو سکتے تھے یا شیعہ بھی ہو سکتے تھے۔

یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی دیوبندی ہے تو اس کی وجہ صرف یہ کہ وہ اس کو اہل حق جانتے ہیں اگر کوئی سنی بریلوی ہے تو وہ اپنے آپ کو اہل حق جانتے ہیں اسلئے وہ ان کا ساتھ اور ان کے عقائد و نظریات کے پابند ہیں کہ اہل حق ہی جنت میں جائیں گے۔ اگر کوئی بھی یہ دعوی نہ کرے کہ وہی اہل حق ہے اور اہل حق ہی جنت میں جائیں گے تو پھر دنیا بھر میں تو کوئی بھی اہل حق نہ رہا کیونکہ جب اپنے آپ کو اہل حق ہی نہ سمجھے گا تو دعوی کہاں سے کرے گا۔

ہم ذاکر صاحب سے سوال کرتے ہیں کہ آخر دنیا میں کوئی ایک جماعت تو ایسی موجود ہے جو صحیح اسلام (نبی پاک [redacted] اور صحابہ کی جماعت) پر عمل پیرا ہے اب ذاکر صاحب کے نزدیک وہ کون سی جماعت ہے؟ واضح نام بتائیں اور اور اس کے ماننے والوں کا یہ کہنا صرف اسی سے تعلق رکھو اور جو اس سے خارج ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا کیونکہ وہ باطل (۷۲) فرقوں میں ہے تو کیا ایسا کہنا صحیح ہے کہ نہیں؟ لہٰذا اپنے آپ کو اہل حق ماننا ضروری ہے ہاں یہ آج کے ڈاکٹروں ہی کا کام جو مسلمانوں کو اپنے حق پر اور جنتی ہونے کے یقین سے بھی منع کر رہے ہیں۔

ذاکر صاحب اب عقلی دلیل بھی ملاحظہ کیجئے اگر کوئی شخص ایک گاڑی خریدے گا تو وہ کیا کیا دیکھے گا؟ مثلاً وہ دیکھے گا کہ گاڑی اچھی ہے خوبصورت ہے، صحیح چلے گی اس وقت تک آپ گاڑی نہیں لے گا جب تک یقین اور پسند اور اپنے لئے فائدہ مند نہ سمجھے گا

اور جب تمام خوبیاں اس میں موجود ہوں گی تب ہی اس کو اختیار کرے گا اسے خریدے گا۔ تو بالکل اسی طرح اپنی جماعت کو جب تک اچھا وصحیح، اور اہل حق نہیں سمجھیں گے (یعنی قرآن وحدیث کے مطابق صحیح) اور یہ یقیناً نہیں کریں گے کہ اس کے ساتھ اور طریقے کار پر عمل کرنے سے ہی رضاء الٰہی حاصل ہوگی اور جنت میں جانے کا ذریعہ بنا گا اس وقت تک آپ اس کا ساتھ ہرگز نہیں دے سکتے۔

﴿ایک امام کی تقلید کیوں؟﴾

ذاکر صاحب یہ کہتے ہیں کہ صرف ایک امام کی تقلید صحیح نہیں بلکہ ایک ہی وقت میں کہیں آئمہ کرام کی بات قبول کر لینی چاہیے صرف ایک امام کی تقلید پر کوئی برھان موجود نہیں۔﴿خلاصا انٹرویو﴾

جواب : ہر بات پر قرآن وحدیث سے ثبوت مانگنا صحیح نہیں کیونکہ بہت سارے مسائل، قانون، اصول وضوابط ایسے موجود ہیں جن پر تمام امت کا اتفاق ہے مثلا خود ذاکر صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں کہ صحیح بخاری شریف کتب احادیث میں سب سے معتبر صحیح کتاب ہے۔ حالانکہ اس بات پر نہ تو قرآن سے ثبوت پیش کیا سکتا ہے اور نہ احادیث نبوی بلکہ اثر صحابہ تک موجود نہیں۔ لیکن سب کا اتفاق ہے کہ یہ کتاب اللہ کے بعد کتب احادیث میں سب سے معتبر کتاب اور صحیح کتاب ہے حتی کہ اگر غیر مقلدین کے سامنے ایک حدیث بخاری شریف کی موجود ہو اور دوسری طرف کسی اور کتاب کی حدیث نبوی [redacted] بھی موجود ہو تو وہ ترجیح بخاری شریف کو دیتے ہیں۔ حالانکہ دونوں ارشادات نبی پاک [redacted] کے ہیں لیکن ترجیح بخاری ہی کو دی جاتی ہے یقیناً اس کا جواب یہی دیا جائے گا کہ جو مقام احادیث امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ اور صحیح بخاری کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں تو بالکل اسی طرح ہم حنفی بھی کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک جو علمی مقام امام اعظیم ابو حنیفہ [redacted] کو حاصل ہے وہ شافعی، حنبلی، مالکی آئمہ حضرات

رحمہا اللہ کو حاصل نہیں اسلئے ہمارے نزدیک صرف ان کی بات وتقلید معتبر اور مستند ہے ان کے ہوتے ہوئے کسی اور کی بات وتقلید ہمارے لئے حجت نہیں جیسا کہ بخاری کے ہوتے ہوئے دوسری کتب احادیث کو پہلا درجہ نہیں دیا جاتا ۔

☆ اسی اقسام حدیث میں سب سے اول درجہ صحیح حدیث کا ہے اور صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے حسن، حسن لغیرہ حدیث نبوی [redacted] کو وہ اہمیت حاصل نہیں ہوتی جو کہ صحیح حدیث کو حاصل ہے حالانکہ دونوں ارشادات نبی پاک [redacted] کے ہوتے ہیں لیکن صرف امت مسلمہ کے بنائے گئے اصول کی وجہ سے ہم ترجیح صحیح حدیث کو دیتے ہیں حالانکہ قرآن وحدیث اور اثر صحابہ میں سے کوئی ایک برھان بھی ذاکر صاحب یا غیر مقلدین اس بات پر پیش نہیں کرسکتے کہ اول درجہ صحیح کا ہے اور اس کے ہوتے ہوئے حسن بھی قابل قبول نہیں ۔ ہم ذاکر صاحب سے سوال کرتے ہیں کہ خود انہوں نے اقرار کیا ہے کہ "میں اھل صحیح اہلحدیث ہوں" تو صرف اہل صحیح حدیث ہی کو کیوں مانتے ہیں صحیح لغیرہ، حسن، حسن لغیر وغیرھا بھی تو احادیث نبوی [redacted] ہی ہیں؟ اب اگر کہتے ہیں کہ میں باقی اقسام والی احادیث بھی مانتا ہوں تو عرض ہے کہ پھر صحیح اہلحدیث کا دعوی باطل ہوا۔ لہذا آئندہ کے بعد یہ کہا کریں کہ "میں صحیح، صحیح لغیرہ، حسن، حسن لغیرہ وغرھا اہلحدیث ہوں" ۔

☆ پھر ہم سوال کرتے ہیں کہ کون سے دلیل وبرہان کے پیش نظر صحیح حدیث کو باقیہ پر فوقیت دی جاتی ہے؟ صحیح حدیث کے مقابلہ میں ضعیف حدیث ترک کردی جاتی ہے؟ مہربانی فرما ذاکر صاحب قرآن کی ایک آیت یا کوئی ایک حدیث ہی پیش کردیں ۔ ھاتو برہانکم ان کنتم صادقین ۔

☆ بخاری ومسلم کو صحیحین کہنا اور اس پر متفق ہونا کون سے آیت وحدیث سے ثابت ہیں ؟ باقی کتب کو صحیحین کیوں نہیں قرار دیا جاتا؟ قرآن وحدیث سے جواب دیجئے ۔

☆قرآن پاک کی قرات کے سات طریقے (۷قراۃ) ہیں لیکن پاک و ہند سب مسلمان قاری عاصم کوفی اور قاری حفص کوفی [redacted] کی روایت طرز پر قرآن پڑھتے ہیں (دیکھئے درمختار) ایک ہی وقت میں ساتوں قراۃ پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا؟ ذاکر صاحب اور ان کے ہم مسلک جو یہ کہتے ہیں کہ ایک ہی وقت میں سب آئمہ کرام کو مانو وہ ایک ہی وقت میں ساتوں قراۃ پر عمل پیرا ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

☆چلیے یہ بتایئے کہ یہ جو ایک ہی قراۃ پر سب متفق ہیں اور خود غیر مقلدین اور ذاکر صاحب بھی اسی قراۃ پر عمل پیرا ہیں اس پر قرآن و حدیث سے کیا دلیل ہے؟

جب ان سب باتوں میں محض علماء امت مسلمہ کے اقوال کے پیش نظر بغیر قرآن و حدیث کے ثبوت کے عمل و یقین کر لیا جاتا ہے تو پھر اگر حنفی علماء، اکابرین و پیشوا اگر اس بات پر اتفاق کریں کہ صرف امام اعظیم ابوحنیفہ [redacted] ہی کی بات سب پر حجت ہے اس لئے کہ وہ دیگر تمام آئمہ کرام سے افضل اور سب سے زیادہ اہل علم ہیں تو خواہ مخواہ اعتراض اور حجت بازی کیوں کی جاتی ہے؟ حالانکہ خود شافعی، مالکی، حنبلی آئمہ کرام بھی امام اعظیم ابوحنیفہ [redacted] کو اپنے سے افضل جانتے ہیں اور پھر سب سے بڑی فضیلت یہ بھی ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رویتہ و روایتہً تابعی ہیں ﴿الفہرست ۲۹۸ محمد بن اسحاق. ذیل الجواهر ۲/ ۴۵۲ ملاعلی قاری﴾ اور اسی طرح البدایہ والنہایہ ۱۰/ ۱۰۷ ابن کثیر۔ سیرت النعمان ۷ ۱ شبلی نعمانی میں بھی ہے کہ انہوں نے صحابہ کرام کو دیکھا۔ جبکہ باقی حضرات آئمہ ثلاثہ میں سے کوئی تابعی نہیں ہے اور علم میں جو درجہ اور شرف حضرات تابعین [redacted] کو حاصل ہے وہ بعد والوں کو نہیں ہے۔ (مزید تفصیل کیلئے دیکھو سرفراز صفدر صاحب کی کتاب ''الکلام المفید فی اثبات التقلید'' یا پھر ''مقام ابی حنیفہ [redacted]'' کا مطالعہ کیجئے۔ مکتبہ صفدریہ ز د مدرسہ نصرۃ العلوم نز د

گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ)

﴿ایک وقت میں ایک ھی کی اتباع﴾

ڈاکٹر ذاکر صاحب عقلی دلائل سے بہت کام لیتے ہیں لہذا ان کیلئے ایک عقلی دلیل بھی پیش خدمت ہے دیکھئے آج ہمارے ہاں بیماری کے علاج کیلئے عام طور پر تین قسم کے لوگ ہیں (۱) ایلو پیتھک ڈاکٹر۔(۲) حکیم حضرات (۳) ہومیو پیتھک ڈاکٹر۔لیکن اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے تو وہ اپنی بیماری کے علاج کیلئے ایک وقت میں صرف ایک ہی معتبر شخص کا نسخہ استعمال کرے گا ایسا ہر گز نہیں کرے گا کہ ایک ہی وقت میں وہ ڈاکٹر کے نسخے پر بھی عمل کرے اور حکیم کے نسخہ پر بھی اور ہومیو پیتھک ڈاکٹر نسخہ پر بھی۔ حالانکہ تینوں اشخاص طبیب ہیں۔لیکن اگر ایک ہی وقت میں کوئی تینوں کی ادویات کھائے گا تو لازمی طور پر ری ایکشن ہوگا اور کہیں اور مزید بیماریاں حتیٰ کہ بگڑ کر موت بھی واقع ہو سکتی ہے لہذا عقلی طور پر بھی یہ ممکن نہیں کہ ایک ہی وقت میں تینوں کی بات تسلیم کی جائے۔

﴿نماز میں آمین آھستہ کھنا چاھیے﴾

ذاکر صاحب کہتے ہیں کہ''امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ نماز میں آمین آہستہ کہنی چاہیے حالانکہ میں جب صحیح بخاری دیکھتا ہوں تو اس میں کئیں احادیث ہیں کہ آمین زور سے بولیں ﴿ref#5پیرو گرام جلسہ جمعیت اہلحدیث گلبرگہ﴾

جــــواب :ذاکر صاحب نے بخاری کے حوالہ کا دعویٰ تو کر دیا کہ ''بخاری کی کئیں حدیثیں ہیں'' لیکن کہاں ہیں؟ جس میں ذکر ہو کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہو کہ تم آمین اونچی آواز میں کہو؟ ایک حدیث صریحہ بھی اس کے ثبوت پر پیش نہیں کی جا سکتی۔

امام اعظیم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک نماز میں آمین آہستہ کہنا چاہیے۔اور یہ بات احادیث نبوی سے ثابت ہے ملاحظہ کیجئے۔آمین دعا ہے جیسا کہ خود غیر مقلدین

بخاری شریف کی ایک حدیث بیان کرتے ہیں "حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ آمین دعا ہے الخ "اور دعا کے بارے میں قرآن پاک کا واضح حکم ہے کہ آہستہ کرو" ادعو ربکم تضرعا وخفیہ" اپنے رب سے دعا مانگو عاجزی سے اور آہستہ (القرآن)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب قرات کرنے والا (امام) غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہا اور اس کے مقتدی نے آمین کہا "فوافق قولہ قول اہل السماء غفودم من ذنبہ "پس مقتدیوں کا آمین کہنا آسمان والوں (فرشتوں) کی آمین کہنے کے موافق ہو گیا تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے ﴿صحیح بخاری ۱/ ۳۸۵. صحیح مسلم ۱/ ۲۰۹. سنن ابوداؤد ۱/ ۳۶۲. زجاجة المصابیح ۱/ ۲۵۹. توضیح السنن ۱/ ۲۰۴﴾

اس حدیث کے تحت ذاکر صاحب نے کہا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ آمین بلند آواز سے کہنا چاہیے حالانکہ ان کا یہ استدلال باطل ہے کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اسمیں بلند آواز سے یا اونچی آواز سے کہنے کے الفاظ ہی نہیں ہیں اور دوسرا یہ کہ اس میں آمین آہستہ کہنا کا ثبوت ہے اسلئے کہ آج دن تک کسی شخص نے بھی فرشتوں کی آواز نہیں سنی جس کی وجہ یہی ہے کہ وہ آہستہ آواز میں پڑھتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس سے مراد بلند آواز میں موافقت ہے تو اول اس بات کا اس حدیث میں ذکر ہی نہیں کہ وہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں اور دوسرا فرشتوں کی آواز کے موافقت ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی کیونکہ ان کی سماعت، بصارت، آواز انسانوں کی آواز سے کہیں زیادہ قوی ہے۔ لہذا موافقت سے مراد طریقہ وادا میں موافقت ہے۔

☆ حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر و حضرت علی [redacted] بسم اللہ، اعوذ بار آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے ﴿زجاجة المصابیح جلد ۱ صفحہ ۴۱۹ رقم الحدیث ۱۱۹۶. توضیح السنن ۱/ ۲۱۹ رقم الحدیث

۳۸۵.شرح معانی آلاثار ۱/ ۴۱۹ حدیث ۱۱۱۹ .تهذیب الآثار .﴾

﴿نماز میں ناف کے نیچے ھاتھ﴾

ذاکر صاحب کہتے نے اپنے ایک بیان میں یہ بھی کہا کہ نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا چاہیے۔اور حنفی طریقے کو جو ناف کے نیچے باندھتے ہیں غلط بتلانے کی کوشش کی۔

جواب :☆حضرت علی [redacted] رماتے ہیں" قال السنة وضع الكف على في الصلوة تحت السرة" نماز میں ایک ہتھیلی کا دوسری ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے"﴿ابو داؤد ۲/ ۲۸۰ اقم الحديث ۷۵۱ .مسند احمد ۱/ ۱۱۰ رقم الحديث ۸۷۵ .محلی ابن حزم ۳/ ۳۰ .زجاجة المصابيح ۱/ ۵۸۴ رقم الحديث ۱۰۸۴ .بهيقى ۳۱۲ .توضيح السنن شرح .آثار السنن ۱/ ۵۴۰ رقم الحديث ۳۱۸﴾

☆علامہ ابن المنذر رفرماتے ہیں کہ سفیان ثوری،اسحٰق بن راہویہ بھی اسی کے قائل ہیں ۔اسحٰق بن لاہویہ کا کہنا ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا کی روح سے انتہائی قوی اور تو ضع کے قریب ہے﴿الاوسط جلد ۳ صفحه ۹۴﴾

﴿فاتحه خلف الامام﴾

ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی کہا کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیے لیکن ابوحنیفہ کے قول اس کے خلاف ہے﴿خلاصہ﴾

جواب :مسند احمد مین حدیث موجود ہے کہ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ [redacted] نے فرمایا"انما الامام ليوتم به ماذا كبر فكبيروا،واذا قرا فانصتوا واذا قال والضالين فقولو امين" امام اس لئے ہوتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے سو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرات کرے تو تم خاموش

رہواور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو﴿صحیح مسلم ۱/ ۱۷۴ .ابوداؤد ۱/ ۸۹ .نسائی ۱/ ۱۱۲..ابن ماجہ صفحہ ۶۱ .مسند احمد ۲/ ۳۷۶ رقم الحدیث ۸۸۷۶ .مصنف ابن ابی شیبہ ۱/ ۳۷۷ .زجاجۃ المصابیح ۱/ ۲۲۸ حدیث ۱۱۴۵ .توضیح السنن ۱/ ۵۹۲ حدیث ۳۶۰ ھو حدیث صحیح﴾

☆حضرت وھب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبداللہ [redacted] سے سنا وہ فرماتے ہیں جس شخص نے کوئی رکعت یا نماز پڑھی اوراس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز نہ پڑھی" وء الامام "مگر امام کے پیچھے ہوتو (یعنی امام کے پیچھے ہوتو نہ پڑھے نماز ہو جاتی ہے)۔﴿ترمذی شریف .موطا امام مالک صفحہ ۲۶ .مصنف الرزاق ۲/ ۱۲۱ .مصنف ابن ابی شیبہ ۱/ ۳۶۰ .شرح معانی الآثار ۱/ ۱۴۱ .سنن الکبریٰ بھیقی ۱/ ۱۴۹ .توضیح السنن ۱/ ۵۹۹ رقم الحدیث ۳۶۲ یہ بخاری کی سند ھے لھذا صحیح ھے دیکھئے بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۳۳۷ اور ترمذی میں ھے کہ ھذا حدیث صحیح ﴾مزید تفصیل دیکھنی ہوتو میری کتاب "اربعین ظفر" مکتبہ فیضان سنت دکان 28 لائق علی چوک واہ کینٹ۔ تحصیل ٹیکسلا سے منگوا کر مطالعہ کیجئے۔

﴿طلاق کے بارے میں ذاکر صاحب کی غلطی﴾

ذاکر صاحب نے اپنے ایک پروگرام میں یہ الفاظ بھی کہے کہ تین طلاقیں ایک ہی طلاق مانی جاتی ہے۔یعنی تین طلاقیں ایک ہی ہوتیں ہیں۔﴿اسلام میں غلط فہمیاں﴾

جواب:اللہ تعالیٰ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ "الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان" یہ طلاق دوبار تک رہی پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا۔﴿البقرۃ ۲۲۹﴾یعنی دو طلاقوں

کے بعد شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ رجوع کرے اور چاہے تو رجوع نہ کرے لیکن "[فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره "پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔﴿البقرۃ ۲۳۰﴾

اس آیت سے پہلے "الطلاق مرتان" کا ذکر ہے یعنی طلاق رجعی دو مرتبہ دی جا سکتی ہے اس کے بعد "فان طلقہا" فرمایا اس کے شروع میں حرف "فاء" ہے جو تعقیب بلا مہلت کیلئے آتا ہے جیسا کہ کتب قواعد عربیہ میں ہے لہذا اس کا معنی یہ ہوگا کہ دو طلاقیں رجعی دینے کے بعد شوہر نے اگر فوراً تیسری طلاق دے دی تو اب وہ عورت اس مرد کیلئے حرام ہے اور بغیر حلالہ شرعیہ کے حلال نہیں۔

قرآن پاک میں "مرتان" کے اطلاق سے معلوم ہوا کہ وقوع طلاق کیلئے الگ الگ طلاق دینا شرط نہیں خواہ ایک دم دے یا الگ الگ دے طلاق واقع ہو جائے گی ۔چنانچہ علامہ احمد بن محمد الصاوی [redacted] اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں "ترجمہ": یعنی اس شوہر نے تیسری طلاق دی خواہ پہلی دو طلاقیں اس نے ایک دم دی تھیں یا دوبار میں اور آیت کا مقصد یہ ہے کہ اگر طلاقیں دیں تو واقع جائیں گی خواہ ایک دم دے یا الگ الگ دے۔عورت حلال نہ رہے گی۔جیسے اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تجھے تین طلاقیں ہیں تو تین ہی واقع ہو جائیں گی اس پر امت محمدی [redacted] کا اجماع ہے ﴿تفسیر صاوی ۱/۱۷۲ سورۃ بقرہ اور اسی قسم کا مضمون ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ نے فتح الباری شرح صحیح بخاری ۱۲/ ۴۵۲ حدیث ۵۲۶۱ .امام یحیی بن شرف النووی رحمتہ اللہ علیہ نے شرح صحیح مسلم النووی ۵/ ۲۱ طلاق الثلث .ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے مرقات شرح مشکوۃ ۶/ ۲۹۳ .امام بیہقی رحمتہ

اللہ علیہ نے سنن الکبریٰ ۷/ ۵۴۵ میں لکھیں﴾

☆صحیح مسلم شریف میں ہے "حضرت عبداللہ بن عمر [redacted] نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں تو اللہ تعالیٰ نے تجھے طلاق دینے کا جس طریقے سے حکم دیا تو نے نافرمانی کی (لیکن) اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گی ۔﴿صحیح مسلم جلد ۵ کتاب طلاق صفحہ ۵۵﴾ یعنی صحیح اکٹھی تین طلاقیں دینا خلاف سنت ہے لیکن اگر کوئی لاف سنت طریقہ پر بھی اکٹھی تین طلاقیں دے دے گا تو طلاق ایسی صورت میں بھی واقع ہو جائے گی۔

☆حضرت عائشہ [redacted] فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اس عورت نے کہیں اور شادی کر لی اس نے بھی طلاق دے دی پھر رسول اللہ [redacted] سے پوچھا گیا کیا وہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہے؟ آپ [redacted] نے فرمایا جب تک وہ دوسرے شوہر کی طرح اس کی مٹھاس نہ چکھ لے (یعنی مجامعت نہ کر لے)۔﴿صحیح بخاری ۳/ ۲۱۳. صحیح مسلم ۱/ ۴. سنن ابن ماجه ۲/ ۲۶۰. موطا امام محمد ۲۶۴. سنن دار القطنی ۲/ ۲۱. سنن الکبریٰ ۷/ ۵۴۶.

﴾☆علامہ بدالدین عینی [redacted] فرماتے ہیں کہ ترجمہ "یعنی ظاہر یہ ہے کہ اس شخص نے اس (اپنی بیوی) کو تین طلاقیں مجموعی طور پر دی تھیں ﴿عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ۱۴/ ۲۴۱﴾ ☆علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں اس نے تیں طلاقیں مجموعی طور پر دی تھیں ﴿فتح الباری شرح صحیح بخاری ۱۲/ ۳۹۷﴾

☆حضرت سہل [redacted] فرماتے ہیں کہ ان دونوں (حضرت عویمر اور ان کی بیوی) نے رسول اللہ [redacted] کے سامنے لعان کیا اس حال میں کہ میں ان لوگوں کے ساتھ تھا حضرت عویمر [redacted] نے کہا "کذبت علیھا یس رسول اللہ ان امسکتھا فطلقھا ثلاثا قبل ان یا مرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلیم الخ" یا رسول اللہ [redacted]

اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو اس کے بارے میں جھوٹا ہو جاؤں گا لہذا میں اسے تین طلاق دیتا ہوں عویمر نے رسول اللہ [redacted] کے حکم فرمانے سے پہلے ہی کہہ دیا ۔﴿صحیح بخاری ۱۴۷/۳ . صحیح مسلم ۱۰۲/۵ کتاب العان. سنن نسائی ۱۴۲/۳ . سنن الکبری ۵۳۸/۷﴾

صحابہ کرام کے نزدیک بھی تین طلاقیں تین ہی ہوتیں تھیں ﴿دیکھئے ابن ابی شیبہ﴾ لہذا ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں تین ہی ہوتیں ہیں اور نکاح فاسد ہو جاتا ہے بیوی حرام ہو جاتی ہے ۔مزید تفصیل کیلئے میری کتاب ''تین طلاقوں کی شرعی حیثیت'' مکتبہ فیضان سنت واہ کینٹ کا مطالعہ کیجئے ۔

﴿ذاکر صاحب کی بدترین جہالت﴾

حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ ڈاکٹر ذاکر صاحب کہتے ہیں کہ ''اگر میاں بیوی میں صلح کی کوئی صورت نہ ہو تو طلاق دے ایک مہینہ میں دوسرے میں تیسرے میں پھر عورت عدت کرے اس کے بعد یہی دونوں نکاح کرلیں نیا مہر کے ساتھ ۔پھر جھگڑا ہو طلاق ہو جائے عدت کرے پھر نکاح کرلے پھر جھگڑا ہو جائے عدت کے بعد نکاح کرلیں ۔تین دفعہ کے بعد پھر حلالہ کرو ۔﴿حوالہ مذکورہ پروگرام﴾

جواب : لاحول ولاقوۃ! یہ طریقہ کون سی آیت یا حدیث میں بیان ہوا ہے؟ ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین ۔ڈاکٹر صاحب کو واقعی ہی صرف غیر مسلموں پر عبور حاصل ہے اسلام کے بارے میں وہ بلکل صفر ہیں ایسے غلط اور خود ساختہ مسائل سے ذاکر صاحب کو توبہ کرنی چاہیے اور خود بھی گمراہی کا شکار نہ ہوں اور دوسروں کو بھی نہ کریں ۔ایسے غلط مسائل بتا کر مسلمانوں کو زنا اور حرام کاموں کی تعلیم مت دیں ۔

﴿ذاکر صاحب کے غلط حوالہ جات﴾

☆ ذاکر صاحب قرآن پاک کی آیت بیان کر کے اس کا ترجمہ اور تفسیر اس طرح بیان

کرتے ہیں کہ "اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور آپس میں مت بٹو" اللہ کی رسی کیا ہے اللہ کی رسی ہے قرآن او صحیح حدیث۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں قرآن اور صحیح حدیث کو مضبوطی سے پکڑو اور آپس میں مت بٹو ﴿پیرواگرام جلسہ جمیعت اہلحدیث گلبرگہ﴾ یہاں بھی ذاکر صاحب نے آیت مبارکہ کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے کی اور صحیح بخاری شریف کی حدیث کے مطابق "تفسیر بالرائے" کرنے والا کا ٹھکانا جہنم ہے۔ لہٰذا ذاکر صاحب کوتوبہ کرنا چاہیے۔ اگر نہیں تو پھر اپنے اصول کے مطابق قرآن وصحیح حدیث سے ثابت کریں کہ اللہ کی رسی سے مراد "صحیح" حدیث بھی ہے۔

پھر ذاکر صاحب کہتے ہیں کہ "اللہ تعالی فرماتے ہیں قرآن اور صحیح حدیث کو مضبوطی سے پکڑو" تو اب ذاکر صاحب ہمیں برھان پیش کریں کہ اللہ عزوجل نے کہاں ایسا فرمایا ہے کہ صحیح حدیث کو مضبوطی سے پکڑو؟

☆ ذاکر صاحب کہتے ہیں کہ "چاروں مذہب کہتے ہیں کہ قرآن کے بعد سب سے اول حدیث آتی ہے صحیح بخاری کی۔ ﴿انٹرویو پیروگرام آغاز﴾ چاروں مذاہب سے حوالہ پیش کیجئے ورنہ اپنا جھوٹا ہونا تسلیم کیجئے۔

☆ صحیح بخاری کی کتنی حدیثیں ہیں کہ آمین زور کا بولیں ﴿پیرواگرام جلسہ جمیعت اہلحدیث گلبرگہ﴾ یعنی بلند آواز سے بولیں حالانکہ صحیح بخاری شریف میں ایک بھی واضح حدیث بلند آواز سے آمین کہنے کی موجود نہیں ہے کتنی حدیثیں تو بہت دور کی بات ہے۔ لہٰذا ڈاکٹر صاحب غلط حوالہ دیکر لوگوں کے سامنے جھوٹ مت بولیں خدارا کیلئے مطالعہ کریں۔ یہ سب ڈاکٹر صاحب کے غلط اور جھوٹے حوالہ ہیں لہٰذا نہایت ادب و احترام کے ساتھ ڈاکٹر صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ مہربانی فرما کر یا تو باقاعدہ علم دین کسی مدرسہ یا دینی یونیورسٹی سے حاصل کریں یا پھر خواہ مخواہ نہ خود گمراہ ہوں اور نہ دوسرے مسلمانوں کو کریں۔

﴾ڈاکٹر صاحب انگریزی لباس کیوں؟﴿

ہماری معلومات کے مطابق ڈاکٹر صاحب کے جتنے بھی پروگرام ہیں ان میں یہی دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب تھری پیس سوٹ اور ٹائی پہنے ہوئے جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ آج دن تک سنت کے مطابق لباس تو کیا عام شلوار قمیض تک پہنے نہیں دیکھا گیا۔ حالانکہ قمیض پہننے کا ثبوت قرآن میں موجود ہے کہ ''میرا یہ کرتہ لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو انکی آنکھیں کھل جائیں گی ﴿یوسف ۹۳﴾ اور اسی بات کو بطور دلیل بخاری شریف میں نقل کیا گیا ہے ﴿بخاری شریف جلد ۲﴾

یہ بات تو صحیح ہے کہ پینٹ شرٹ سے جسم کا پردہ ہو جاتا ہے لیکن سوال تو یہ ہے کہ کیا نبی پاک [redacted] سے ایسا لباس پہننا ثابت ہے؟ کیا صحابہ کرام [redacted] سے ایسا لباس پہنا ثابت ہے؟ کیا سنت لباس کی اہمیت اسلام میں بیان کی گئی ہے کہ نہیں؟ یقیناً ہے تو پھر اس کو اختیار کیوں نہیں کیا جاتا؟ اسی طرح ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب جو ٹوپی پہنتے ہیں کیا بالکل ایسی ٹوپی پہننے کا ثبوت کسی حدیث شریف سے ثابت ہے؟ بحرحال ڈاکٹر صاحب سے گزارش ہے کہ کم از کم عام شلوار قمیض ہی پہن لیا کریں جو عام طور پر مسلمانوں کا شعار ہے پینٹ شرٹ مسلمانوں کی ایجاد نہیں بلکہ غیر مسلموں کی ایجاد ہے اس سے پرہیز بہتر ہے کیونکہ علماء کے ساتھ یہ انگریزی لباس سوٹ نہیں کرتا۔

﴾------ پردہ اٹھتا ھے ------﴿

قارئین کرام! سچ بہت کڑوا ہوتا ہے لیکن قبول تو کرنا ہی پڑتا ہے لیجئے ایک سچ وحقیقت ہم آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب جو کہ عوام الناس میں بہت بڑے عالم اور محقق بنے بیٹھے ہیں ان کا ایک بیان بھی ایسا موجود نہیں جس میں انہوں نے کوئی ایک مکمل حدیث بھی مکمل عربی متن وسند کے ساتھ پڑھی ہو جسکی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ انہوں نے کسی مدرسہ یا دینی یونیورسٹی سے باقاعدہ دینی

تعلیم حاصل ہی نہیں کی جیسا کہ خود ڈاکٹر صاحب نے اپنے انٹرویو میں اس بات کا اقرار بھی کیا تو ایسا شخص جس نے آج تک عربی متن وسند کے ساتھ کبھی ایک حدیث بھی نہ پڑھی ہو کیا اسلام کا بہت بڑا محقق اور فاضل کہلا سکتا ہے؟ اور پھر حالت ان کی یہ ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ [redacted] جیسے علمی پہاڑ پر اعتراض کر رہا ہے۔

لہذا ہم ڈاکٹر صاحب کو مشورہ دیتے ہیں کہ اسلام کے بارے میں آپ کی تحقیق آپ کا علم صفر ہے لہذا آئمہ حضرات اور دیگر مکاتب فکر کے مسائل پر بحث کرنا آپ کو ہرگز زیب نہیں دیتا اور نہ ہی آپ ان اختلافی مسائل پر گفتگو کر سکتے ہیں لہذا اس فیلڈ کی بجائے آپ غیر مسلموں ہی کی فیلڈ میں رہیں تو اسی میں آپ کی عزت ہے ورنہ خواہ مخواہ بدنامی کو اپنے گلے لگائیں گے۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک کو چیلنج

ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب غیر مسلموں اور عوام الناس کے سامنے بہت اچھلتے کودتے ہیں اور اپنا من مانا جواب دے کر سمجھتے ہیں کہ میں نے بہت پہاڑ سر کر لیا حالانکہ ڈاکٹر صاحب سخت لاعلمی کا شکار ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے تقلید، آئمہ کرام [redacted] کے مسائل اور فقہ حنفی کے دیگر مسائل اور طریقوں پر بہت شور کیا ہے اور ان کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جس کا مختصراً جواب بندہ ناچیز نے اس کتابچہ میں بیان کر دیا ہے۔

تاہم بندہ ناچیز تمام ''علماء اھل سنت و جماعت}} (حنفیوں) کی طرف سے جناب ذاکر نائیک کو چیلنج کرتا ہے کہ ان سب مسائل پر قرآن وحدیث کی روشنی میں ہم سے کھلے عام TV پر مناظرہ (Debate) کر لیں لیکن شرط یہ ہے کہ مناظرہ خود ہوں تاکہ عوام الناس کو ان کی علمی حیثیت کا علم ہو سکے۔ باقی مناظرے اور دلائل کی شرائط جب ذاکر صاحب مناظرہ قبول کریں گے تو طے کر لی جائیں گی۔ ہم شدت سے ڈاکٹر صاحب کی طرف سے مناظرہ قبول کرنے کے اعلان یا جواب کے منتظر رہیں گے

-


Nafse Islam
نفس اسلام